۳۔ گوگل سرچ طلباء وطالبات کیلئے بہت مفید ہے۔ صحیح۔غلط

۴۔ انٹرنیٹ سے مواد ڈاؤن لوڈ کرتے وقت کاپی رائٹ کی کوئی اہمیت نہیں۔ صحیح۔غلط

۵۔ جمع شدہ معلومات کو کئی معیاروں کی روشنی میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ صحیح۔غلط

۶۔ مسائل حل کرنے کیلئے معلومات جمع کرنا اہم نہیں۔ صحیح۔غلط

۷۔ آزاد ذرائع ابلاغ جمہوریت کا دل ہے۔ صحیح۔غلط

4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

۱۔ ویب سائٹ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ WWW سے کیا مراد ہے اور یہ کن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے؟

۳۔ ویب سائٹ کھولنے اور معلومات تک پہنچنے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ اگر انٹرنیٹ نہ ہوتا تو معلومات جمع کرنے میں کیا مشکلات حائل ہوتیں؟

۵۔ غربت کے خاتمہ کیلئے اور کیا کچھ کیا جاسکتا ہے۔ چند تجاویز دیں۔

5۔ درج ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب دیں:

۱۔ ویب سائٹ کے استعمال کا طریقہ تفصیل سے بیان کریں۔

۲۔ ویب سائٹ سے معلومات کیسے حاصل کی جاتی ہیں۔ اِن کی ترتیب، دلیل سازی اور دلائل کی جانچ پڑتال کیسے کی جاسکتی ہے؟

۳۔ معلومات اور اِطلاعات کے پھیلاؤ کے مختلف طریقے بیان کیجئے۔

عملی سرگرمیاں:

۱۔ کلاس میں مختلف گروپ بنا کر ہر ایک گروپ مختلف مسائل پر پالیسی پیپر تیار کریں۔

۲۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی خوبیوں اور خامیوں پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کریں۔

۳۔ کلاس میں انٹرنیٹ کے ماہر کو دعوت دیں اور اُس سے اہم ویب سائٹس اور انٹرنیٹ کے مزید بہتر اور صحت مند اِستعمال کے بارے میں سوالات کریں۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

باب ۶

سیاسی جماعتیں اور سماجی تحاریک

تدریسی مقاصد

اِس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ لفظ ''سیاسی جماعت'' کی وضاحت کرسکیں۔

۲۔ پاکستان میں جمہوریت کی ترقی میں سیاسی جماعتوں کے کردار کا تعین کرسکیں۔

۳۔ ایک سیاسی جماعت کی حکومتی کارکردگی کو اُس کے منشور کی روشنی میں متعین کرسکیں۔

۴۔ یہ بیان کرسکیں کہ کیسے ایک سیاسی جماعت کی تنظیم اور ساخت تقسیم اختیارات، جماعت کے اِتحاد اور اِنتخابی صداقت کو متاثر کرتے ہیں۔

۵۔ لفظ 'سماجی تحریک' کی وضاحت کرسکیں۔

۶۔ پاکستان کی ترقی بطور اِسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست میں سماجی تحریکوں کی اہمیت کو واضح کرسکیں۔

۷۔ اُن عوامل کا تجزیہ کرسکیں جو کہ تحریکِ حقوقِ نسواں، تحریک برائے بحالیِ جمہوریت اور عدلیہ کی آزادی کیلئے وکلاء کی تحریک کے آغاز کا سبب بنے۔

۸۔ کسی مقامی کمیونٹی میں فروغِ امن کیلئے طریقوں کی شناخت کرسکیں۔

۹۔ ایک پرامن اندازِ حیات کے عزم کا مظاہرہ کرسکیں۔

سیاسی جماعتیں

سیاسی جماعت کی تعریفیں (Definitions of Political Party):

سیاسی جماعت لوگوں کا ایک منظم اِجتماع ہے جو سیاسی طاقت حاصل کرنے کیلئے سرگرم ہو۔ سیاسی جماعت کی مختلف تعریفیں کچھ یوں ہیں:

۱۔ رابرٹ ریناؤ کے مطابق "سیاسی جماعت لوگوں کی ایک منظم کوشش ہے جو پروگراموں اور نظریات میں ایسے مقابلہ پر یقین رکھتی ہے جسکے ذریعے وہ اِنتخابات جیتنے اور سرکاری عہدوں تک رسائی کی خواہش مند ہوتی ہے۔ اِس وعدے کے ساتھ کہ اگر اِس کے اُمیدوار کامیاب ہوئے تو وہ جماعتی وعدوں اور پروگرام کو قانون میں تبدیل کرینگے۔"

۲۔ ڈکشنری آف پالیٹکس کے مطابق "سیاسی جماعت ایسے لوگوں کے ایک منظم گروہ کا نام ہے جن کی پالیسی کی ترجیحات اور نظریہ میں یکسانیت ہو۔"

بنجمن ڈیسرائیلی کے مطابق "سیاسی جماعت ایک منظم رائے کا نام ہے۔"

۳۔ اِنکارٹا اِنسائیکلوپیڈیا کے مطابق "یہ ایک تنظیم ہے جو ایک اِجتماعی سیاسی نظریہ، آئینی حکومت یا حزبِ اِختلاف پر یقین رکھے۔"

برٹانیکا اِنسائیکلوپیڈیا کے مطابق "سیاسی جماعت افراد کا وہ منظم گروہ ہے جو سیاسی طاقت حاصل کرے اور اِسے اِستعمال کرے۔"

۴۔ لارڈ برائس کے مطابق "سیاسی جماعت افراد کے ایسے اِجتماع کا نام ہے جو رضا کارانہ طور پر سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے متحد ہوں۔"

۵۔ گیٹل کے خیال میں "شہریوں کے ایک منظم گروہ کا نام جو اپنی رائے دہندگی کی قوت سے حکومت پر اِختیار حاصل کرنا اور اپنے اُصولوں کو نافذ کرنا چاہتے ہیں۔"

پروفیسر بختیار کے مطابق "سیاسی جماعت ایک منظم افرادی گروہ ہے جو آئین، منشور، رضا کاروں اور قیادت پر اساس ہے۔ جو دستوری طریقوں سے حکومت حاصل کرنے کی کوشش کرے اور پھر اپنے منشور کو عملی شکل دے۔"

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کیلئے سیاسی جماعتوں کا کردار
(Role of Political Parties in Pakistan to Strengthen Democracy)

سیاسی جماعتیں جمہوریت اور سیاسی نظام کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ سیاسی نظام میں سیاسی جماعتیں ہی حرکت پیدا کرتی ہیں۔ کسی بھی جمہوری نظام میں سیاسی جماعتیں بہت زیادہ خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کی قومی مسائل کے بارے میں اپنی ایک مخصوص اندازِ فکر یا سوچ ہوتی ہے۔ ہر پارٹی میں ایک تحقیقی سیل ہوتا ہے۔ اِسی سیل کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ قومی مسائل کے بارے میں معلومات جمع کرے اور اہم ترین مسائل منتخب کرے۔ یہی تحقیقی سیل اُن قومی مسائل کا ممکنہ حل اپنے پروگرام یا منشور کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ عوام کی تائید حاصل کرنے کیلئے یہ پروگرام مختلف طریقوں سے عوام میں پھیلایا جاتا ہے۔ عوام اِس پروگرام میں دلچسپی لیتے ہیں اور جماعتوں میں شامل ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کا پروگرام اُس وقت اہمیت حاصل کرتا ہے جب کسی ملک میں بہت ساری جماعتیں ہوں اور اُن میں نظریاتی اِختلافات زیادہ ہوں۔ پارٹی پروگرام بنانا ایک اِنتہائی مشکل عمل ہے۔ اِسکی تیاری کیلئے مطالعہ، تحقیق اور عوامی نفسیات جاننا بہت ضروری ہے۔ سیاسی جماعتیں جلسوں، جلوسوں، مظاہروں، تقاریر، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا بیانات وغیرہ کے ذریعے عوام میں سیاسی شعور اُجاگر کرتی ہیں اور اُنہیں قومی مسائل کے بارے میں بتاتی ہیں۔ عام لوگوں کو چونکہ سیاست اور قومی مسائل کے بارے میں علم نہیں ہوتا لہٰذا وہ سیاسی جماعتوں کے ذریعے قومی معاملات اور مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں مفادات کی تشکیل، مفادات کے اِجتماع، سیاسی مواصلات اور سیاسی شمولیت کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔

سیاسی جماعتیں عوامی خواہشات اور مفادات کی ترجمان ہوتی ہیں۔ یہ حکومتی اِداروں اور مجاز حکام تک عوامی مشکلات پہنچاتی ہیں۔ یہ عوامی مفادات کی محافظ ہوتی ہیں۔ سیاسی جماعت ایک اِنتہائی منظم گروپ ہوتا ہے جو فشاری اور مفاداتی گروہوں سے زیادہ موثر انداز میں عوامی مفادات کی ترجمان اور محافظ ہوتی ہیں۔ جماعت حکومت پر دباؤ ڈالنے اور مخصوص مفادات کو حکومتی اِداروں تک پہنچانے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے واضح سیاسی پروگرام ہوتے ہیں۔ اِن پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے سیاسی جماعتیں اِقتدار تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں اور اِس مقصد کیلئے وہ قانونی راستے اِختیار کرتی ہیں۔ یعنی اِنتخابات۔ سیاسی جماعتیں عام اِنتخابات کیلئے اپنے اُمیدوار نامزد کرتی ہیں۔ اُن کی حمایت کرتی ہیں اور اُن کیلئے اِنتخابی مُہم چلاتی ہیں۔

اِنتخابات میں عوام سیاسی جماعتوں کو اُن پر اُنکی مرضی کے مطابق حکومت کرنے کا اِختیار دیتے ہیں جسے عام اِصطلاح میں مینڈیٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ اُن سیاسی جماعتوں کا اِحترام کیا جاتا ہے جو عوامی مینڈیٹ کی قدر کرتی ہیں۔ اِنتخابات کے نتیجے

میں جیتنے والی جماعت یا جماعتیں قانون کے مطابق حکومت بناتی ہیں۔ آج عالمی سطح پر حکومت تک رسائی کا طریقہ عوام کی اکثریت کی طرف سے حمایت ہے۔ جب پارٹی حکومت بناتی ہے تو پھر حکومتی طاقت کے ذریعے اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنے پروگرام کو عملی شکل دینے میں ناکام ہو تو اسے آئندہ انتخابات میں بُری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دُنیا بھر میں حکومت سازی کا مقبول طریقہ یہی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے ذریعے تشکیل پانے والی حکومت عوامی حکومت ہوتی ہے۔

کسی بھی مؤثر اور مستحکم سیاسی نظام اور جمہوری معاشرے کی تشکیل کیلئے حزبِ اختلاف کا ہونا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اپوزیشن حکومتی پارٹی کو اس کا منشور، پروگرام اور عوام سے کیے ہوئے وعدے یاد دلاتی ہے۔ اگر حکومتی جماعت اپنے اختیارات اور قانونی حدود سے تجاوز کرے تو حزبِ اختلاف اُس پر کڑی تنقید کرتی ہے اور اُسے اپنے دائرہ کار کے اندر رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ حکومتی جماعت پر ایک قدغن ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں المیہ یہ ہے کہ نہ حکومتی جماعت اپوزیشن کو برداشت کرتی ہے اور نہ اپوزیشن اپنا جائز کردار ادا کرتی ہے بلکہ اپوزیشن کا مقصد کسی بھی طریقے سے حکومتی جماعت کو بدنام کرنا ہوتا ہے اور اُن کا ایک ہی مقصد 'اختلاف برائے اختلاف' ہوتا ہے۔

سیاسی جماعتیں دوطرفہ کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ ایک طرف عوام کے مسائل حکومت تک پہنچاتی ہیں جبکہ دوسری طرف حکومتی پالیسیاں اور سرگرمیاں عوام تک پہنچاتی ہیں۔ یہ باہمی رابطے کا ذریعہ ہیں اور یہ رابطہ سیاسی نظام کے استحکام اور بہتری کیلئے اہمیت کا حامل ہے۔ کسی ریاست بالخصوص کثیر النسلی ریاستوں میں بعض اوقات چھوٹی نسلیں عام انتخابات کے نتیجے میں نمائندگی حاصل نہیں کر پاتیں۔ اُن کی قومی سیاست میں نمائندگی نہیں ہوتی اور اُن کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ ایسے حالات میں ایسی چھوٹی اور غیر نمائندہ نسلیں فشاری گروہ (پریشر گروپ) بن جاتے ہیں اور اپنے مسائل اِسی پلیٹ فارم سے حل کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے گروہ بالآخر سیاسی جماعتوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ یہ جماعتیں پھر ان قومیتوں کے مسائل موثر انداز میں آگے پیش کرتی ہیں۔

سیاسی جماعتوں کی ساخت اور بناوٹ

(Structure/Composition of Political Parties)

سیاسی جماعت سیاسی نظام کا ایک باقاعدہ اور اہم ترین حصہ ہے۔ یہ سیاسی نظام کے اندر ایک ماتحت نظام کے طور پر کام کرتا ہے۔ ہر ریاست میں سیاسی جماعت کی بناوٹ اور ساخت مختلف ہوتی ہے لیکن اس کے بعض عناصر

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ہر جماعت نیچے سے اوپر تک مکمل طور پر منظم ہوتی ہے اور اسکے اپنے عہدیدار ہوتے ہیں۔ ہر جماعت کا اپنا جھنڈا، نظریہ اور سیاسی نعرہ ہوتا ہے۔ عام طور پر ایک سیاسی جماعت چار عناصر یعنی منشور، آئین، رضا کار اور قیادت سے مل کر بنتی ہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کے یہ چار عناصر جماعت کے اندر اِتحاد کا سبب ہوتے ہیں۔

1۔ منشور: سیاسی جماعت ملک کے اہم ترین مسائل جمع کرتی ہے اور اِن مسائل میں سے فوری اور شدید نوعیت کے مسائل منتخب کرتی ہے۔ اِن مسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے سیاسی جماعتیں اپنا منشور یا پروگرام تیار کرتی ہیں۔ قیادت اس منشور کی منظوری دیتی ہے۔ منشور کسی سیاسی جماعت کا وہ پروگرام ہوتا ہے جس کے ذریعے جماعتیں اپنے کارندوں میں اضافہ کرتی اور لوگوں کو سیاسی جماعتوں میں شامل کرتی ہیں۔ اِسی منشور کی بناء پر سیاسی جماعتیں اِنتخابات میں حصہ لیتی ہیں اور انتخابات جیتنے کے بعد حکومت بنا کر اپنے منشور کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ اِسی منشور کی روشنی میں پالیسی سازی اور قانون سازی کی جاتی ہے۔ منشور دراصل اُس تفصیلی پروگرام کا نام ہے جو لوگوں کی خواہشات اور نفسیات کی روشنی میں تیار کیا جاتا ہے۔ کسی سیاسی جماعت کی کامیابی کا اِنحصار اُسکے منشور کی دلکشی اور مقناطیسیت پر ہے۔ وہ منشور کامیاب ہوتے ہیں جو فوری اہمیت کے قومی معاملات اور مسائل کے بارے میں ہوں۔ بعض سیاسی جماعتیں علاقائی مفادات، نسلی، طبقاتی اور فرقہ ورانہ مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے منشور تیار کرتی ہیں۔ اِس قسم کی سیاسی جماعتیں عام طور پر قومی سیاست کے دھارے سے دور رہتی ہیں۔ منشور سازی ایک مشکل اور حساس معاملہ ہے۔ ہر جماعت میں ایک ریسرچ سیل ہوتا ہے جو تحقیق اور غور وخوض کے بعد منشور کا مسودہ تیار کرتا ہے۔ اِس کیلئے وسیع علم اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ منشور کسی خاص علاقے، نسل، صوبے یا زبان وغیرہ کی بنیاد پر تیار کیا جاتا ہے۔ اِس طرح یہ جماعت پھر اِنتخابات اور تقسیم اِختیارات پر ایک اور حوالے سے اثر انداز ہوتی ہے۔

2۔ آئین / دستور: کسی جماعت کا آئین اُس دستاویز کا نام ہے جو ہمیں سیاسی جماعت کی ساخت اور بناوٹ کے بارے میں بتاتا ہے۔ جماعتوں کے دستور اِس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ جماعت کے عہدیداروں کا اِنتخاب کس طرح ہوگا؟ کتنی مدت کیلئے ہوگا؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہی آئین اُنکے اِختیارات اور برطرفی کا طریقہ کار بھی واضح کرتا ہے۔ یہ صرف قیادت کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کرتے بلکہ اُوپر سے نیچے تک تمام جماعتی اِداروں کی ساخت تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک رسمی دستاویز نہیں بلکہ جماعت کے تمام عہدیدار اور کارکن اس کا اِحترام اور پابندی کرتے ہیں۔ اگر کوئی عہدیدار یا رُکن پارٹی آئین کی خلاف ورزی کرے تو اُسے سزا دی جاتی ہے اور یہاں تک کہ پارٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہ آئین سیاسی جماعت کو منظم رکھتا ہے۔ وہی جماعتیں زیادہ موثر اور کامیاب ہوتی ہیں جو اپنے آئین پر عمل کرتی ہیں۔ جن جماعتوں کے

دساتیر برائے نام یا رسمی ہوتے ہیں اُنکی عزت نہیں کی جاتی اور ایک مہذب معاشرہ میں اِیسی جماعتوں کا بچنا محال ہوتا ہے۔ آئین جماعت کے اندر تقسیم اختیارات کا وسیلہ ہوتا ہے اور پارٹی کی قیادت میں درجہ بہ درجہ اِختیارات تقسیم ہوتے ہیں۔ جماعتیں ایک منشور کی روشنی میں اِنتخابات میں حصہ لیتی ہیں۔ اِنتخابات میں جماعتی شرکت اِنتخابی نظام کی بہتری اور شفافیت کا موجب بنتی ہے کیونکہ جماعتوں کی اِنتخابی نظام پر نظر ہوتی ہے۔

3۔ رضا کار: سیاسی جماعتیں ارکان کے بغیر ایک کھوکھلے جسم کی طرح ہیں۔ سیاسی جماعت پروگرام تیار کرتی ہے اور اسے عوام تک پہنچاتی ہے۔ اگر اِس پروگرام میں اثر ہو تو لوگ اِس میں دلچسپی لینا شروع کرتے ہیں اور اِس سیاسی جماعت میں رُکنیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ رُکنیت رضا کارانہ ہوتی ہے اور اِن کو کسی قسم کی تنخواہ نہیں دی جاتی بلکہ پارٹی اُمور چلانے کیلئے یہی رضا کار اپنی جیب سے چندہ دیتے ہیں۔ یہ رضا کار قیادت کی ہدایات کے مطابق چلتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے جوش اور جذبے سے اپنی پارٹی کے پروگرام اور نظریے کو عوام میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ پارٹی کی رُکنیت میں اضافہ ہو۔ ارکان قیادت کا اِنتخاب کرتے ہیں۔ یہی رضا کار اِنتخابات، جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ پارٹی کے یہ رضا کار اپنی پارٹی کیلئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ رُکنیت پارٹی کے آئین کے مطابق دی جاتی ہے۔ کسی رضا کار کی رُکنیت اُس وقت معطل کی جاسکتی ہے جب وہ پارٹی کے منشور اور آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ پارٹیوں کی کامیابی کا دارومدار متحرک ارکان (Activists) پر ہے۔ زیادہ سے زیادہ رضا کار ارکان جمع کرنے کیلئے پارٹی کا کردار، قیادت کی علیت شخصیت اور پارٹی منشور پر ہے۔ اگر پارٹی پروگرام اُس ملک کے شہریوں کی نفسیات اور رُجحانات کا آئینہ دار ہو اور پارٹی کے ذرائع مواصلات موثر ہوں تو زیادہ سے زیادہ لوگ پارٹی میں شامل ہونگے۔ رضا کاروں میں نظریہ کی یکسانیت اور نظریہ کیلئے جدوجہد جماعتی اِتحاد کا سبب بنتا ہے۔ پارٹی منظم رہتی ہے اور رضا کار اِنتخابات میں کلیدی اور تنقیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

4۔ قیادت: کوئی بھی منظم اِنسانی گروہ قیادت کے بغیر مکمل نہیں۔ سیاسی جماعتیں منظم گروہ ہوتی ہیں اور یہ منتخب قیادت کے ذریعے چلتی ہیں۔ قیادت ہمیشہ قومی سطح پر جانی پہچانی شخصیات ہوتی ہیں جن کا ایک سیاسی تجربہ ہوتا ہے اور وہ دور اندیش ہوتے ہیں۔ ایک لیڈر ہمیشہ ذہین اور قومی مسائل سے باخبر ہوتا ہے۔ بعض اوقات قیادت کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِسے اِنتقامی کارروائیوں اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کی کامیابی کا زیادہ تر اِنحصار قیادت پر ہے۔ عام کارکن اور ذیلی اِدارے قیادت کے احکامات اور ہدایات پر خوشی سے عمل کرتے ہیں اور اپنی قیادت کا بے حد اِحترام کرتے ہیں۔ قیادت جماعت کا مغز ہوتی ہے اور پارٹی کی بقاء کا اِنحصار قائد کی صلاحیتوں پر ہوتا ہے۔ عام لوگ قیادت کا نزدیک سے

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

مشاہدہ کرتے ہیں اور اِس کا کردار جانچتے ہیں اور پھر اُس پارٹی کیلئے قومی سیاست میں جگہ مختص کرتے ہیں۔ لوگ قائد کی ہر بات نوٹ کرتے ہیں اور اُس پر تبصرہ کرتے ہیں۔ کسی بھی سیاسی جماعت میں اہم ترین عہدے چیئرمین، صدر، جنرل سیکرٹری، پریس سیکرٹری، فنانس سیکرٹری وغیرہ ہوتے ہیں۔ اِن کے درمیان اِختیارات کی باقاعدہ تقسیم ہوتی ہے۔

اگر سیاسی جماعتیں اُصولوں اور قاعدوں کی بنیاد پر بنائی گئی ہوں تو پھر یہ جماعتیں جمہوریت کی روح ثابت ہوتی ہیں۔ اِن کی سوچ تعمیری اور تخلیقی ہوتی ہے۔ آئین میں تقسیمِ اختیارات کو قومی مفادات کی روشنی میں دیکھتی ہیں۔ یہی جماعتیں جماعتی اِتحاد کی ترقی کا باعث بنتی ہیں اور اِنتخابی نظام کی اہمیت پر یقین یا اِعتماد رکھتی ہیں جو کہ ایک کامیاب سیاسی نظام کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

سیاسی جماعت کی حکومت کا اُسکے منشور کی روشنی میں کارکردگی

Government of a Political Party and its Performance in the light of its Manifesto

ہر سیاسی جماعت کا ایک لازمی عنصر جماعت کا منشور (Charter/Manifesto) ہے۔ ہر سیاسی جماعت ملک کے اہم مسائل کی نشاندہی کر کے اُن مسائل کو حل کرنے کیلئے پروگرام یا تجاویز مرتب کرتی ہیں جسے منشور کہا جاتا ہے۔ اِسی منشور کی روشنی میں سیاسی و اِنتخابی وعدوں کی شکل میں جماعتیں اِنتخابات میں حصہ لیتی ہیں۔ جب عوام کی اکثریت اِن وعدوں اور پروگراموں سے متفق ہو تو وہ جماعت اِنتخابات جیت کر (عوامی مینڈیٹ حاصل کر کے) حکومت بناتی ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ووٹ ہمیشہ کسی جماعت کے منشور یا پروگرام کو دیکھ کر دینا چاہیئے۔ جب اکثریتی جماعت حکومت بناتی ہے تو پھر اپنے وعدوں اور منشور کو عملی شکل دینے کیلئے قانون سازی کرتی ہے۔ مسائل کو حل کرنے کیلئے پارٹی اپنی تجاویز کو قانون میں تبدیل کرتی ہے۔ ترقی یافتہ دُنیا میں یہی طریقہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے سیاسی نظام مستحکم ہوتے ہیں۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ جماعتیں برسرِ اِقتدار آ کر اپنے منشور اور پروگرام نظر انداز کرتی ہیں اور ایک منفی سیاسی ثقافت وجود پذیر ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا سیاسی نظام غیر مستحکم رہتا ہے۔

حکومت کے دوران یا جب اکثریتی جماعت آئینی مدت مکمل کرے تو آئندہ اِنتخابات سے پہلے یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ حکومتی جماعت نے اپنے وعدوں پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ اِس سے ہمیں اُس جماعت کی اصلیت اور حقیقت معلوم ہوجاتی ہے۔ اِسی تحقیق کی روشنی میں آئندہ اِنتخابات میں اُس جماعت کو ووٹ دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

پارٹی منشور اور پارٹی کی کارکردگی میں موازنہ کا طریقہ یہ ہے کہ برسرِ اقتدار جماعت کا تحریری منشور اُٹھائیں۔ یہ منشور پارٹی کے دفاتر، اخبارات، رسائل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ پر موجود ہوتے ہیں۔ اچھا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی جماعت کی ویب سائٹ پر جا کر وہاں سے تازہ ترین منشور ڈاؤن لوڈ کیجیے۔ پھر اِسکے ہر نقطے کا پارٹی کی حکومتی کارکردگی سے موازنہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ اِس جماعت نے اپنے کتنے وعدے پورے کئے۔ یہاں یہ بات مدِنظر ہو کہ کوئی بھی جماعت سیاست میں ممکنہ غیر یقینی صورتِ حال کی وجہ سے سوفی صد اپنے منشور کو عملی شکل دینے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ تاہم یہ دیکھنا چاہیئے کہ اکثر وعدوں پر عمل کیا گیا یا نہیں۔ اگر اِس پر عمل کیا جائے اور عوام اِس بات کو سمجھ لیں تو ایک بہترین سیاسی ثقافت وجود پذیر ہوسکتی ہے جو ہماری سیاست کو مستحکم کرنے کا سبب ہوگا۔ ذیل میں موازنہ کیلئے پاکستان کی تین بڑی سیاسی جماعتوں کے منشور پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن کا موازنہ تاریخ کی کتابوں میں موجود اُن کی سابقہ کارکردگی سے کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ پاکستان پیپلز پارٹی:

اِس جماعت نے بےنظیر بھٹو کی قیادت میں ایک اِنتخابی منشور کا اِعلان کیا تھا۔ منشور کے اہم نکات میں خودمختاری، ترقی، عدم مرکزیت، اِختیارات کی نچلی سطح تک ترسیل، تنظیم سازی کا حق، مقامی خود اِختیاری نظام کا قیام، بچوں، محنت کشوں، خواتین، اقلیتوں اور مظلوموں کے حقوق کا تحفظ، عوامی خدمت، جیل اِصلاحات، بدعنوانی کا خاتمہ، غربت کا خاتمہ، وسائل کی مساویانہ تقسیم، صنعت کاری، قواعد کی نرمی، جدید کاشتکاری، جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ، تعلیم سب کیلئے اور پانچ سال میں 90 فیصد شرح خواندگی، طلبہ تنظیموں کی بحالی، ثقافت کا تحفظ، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی، چالیس ہزار میگاواٹ بجلی کی فراہمی، بہترین مواصلاتی نظام، منشیات کے خلاف جنگ، رہائشی اِنتظام، داسو اور بھاشا ڈیموں کی تعمیر، بیرون ملک پاکستانیوں کا تحفظ، سیاسی اِنتقام کا خاتمہ اور مساوات، دوستی اور امن پر بنیاد خارجہ پالیسی۔ دفاع کو مضبوط بنانا شامل تھی۔

۲۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز):

اِس جماعت کے منشور کے اہم نکات میں پرامن دُنیا کیلئے جدوجہد، مساوی مواقع پر مبنی اور اِسلام کے عین مطابق

معاشرہ کا قیام، جنگ وجدل سے پاک اور پرامن مقابلے اور گفت وشنید پر بنیاد دُنیا کی خواہش، مساوی بنیاد پر عالمی اِقتصادی نظام کیلئے کوششیں، تمام عدم مساوات کا خاتمہ، اِنسانی تہذیب کا اِحترام، جمہوریت اور خود اِختیاری، قائدِ اعظم اور علامہ اقبال کی خواہشات کے عین مطابق جدید پاکستان کا قیام، عوام کی خدمت گار حکومت کا قیام، عوامی فلاح، سب کیلئے تعلیم، اِنصاف، تحفظ، وقار اور روزگار کے مواقع، اقرباء پروری اور بدعنوانی سے پاک حکومت، اِقتصادی خوشحالی، بھوک اور افلاس سے نجات، صحت کے مواقع، قومی اِداروں کی مضبوطی، اچھی حکمرانی، اِنسانی وسائل کی ترقی، اِسلامی دنیا کے مفادات کا خیال، غربت کا خاتمہ، دفاع کو مضبوط کرنا اور فوج کو سول اِداروں کا ماتحت بنانا، اساتذہ کو ایوارڈز دینا۔ تعلیم کیلئے انسپکشن نظام متعارف کرنا، قومی تقاضوں کے مطابق نصاب سازی، پی ایچ ڈی کی حوصلہ افزائی، قابل پاکستانی نوجوانوں کو میٹرک سے پی ایچ ڈی تک 100 تکبیر وظائف دینا، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی، سوشل ایکشن پروگرام کا قیام، وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں میں جدید ٹیچنگ ہسپتالوں کو یقینی بنانا، معیاری ادویات کی سہل فراہمی، بچوں کا تحفظ، صاف پانی کی فراہمی، ایڈز سے بچاؤ کی آگہی، ای پی آئی پروگرام کو موثر بنانا، طب کی حوصلہ افزائی، ہسپتالوں میں اضافہ، زکوٰۃ فنڈ سے غرباء کا مفت علاج۔ عدالتوں کی کارکردگی میں اضافہ اور ججوں کی تقرری کے طریقہ کار میں ترامیم، زکوٰۃ اور بیت المال کے نظام میں اِصلاحات، پنشن لینے والوں اور اُن کے اہل خانہ کیلئے مراعات، آئین اور قانون کی بالادستی، پارلیمنٹ کو موثر بنانے کیلئے اِصلاحات، ملازمین کی تنخواہوں میں معقول اضافہ، سڑکوں کی تعمیر، دیہات کی ترقی، شفاف نجکاری، خودروزگار سکیموں کا اجراء، زراعت اور صنعت کی ترقی، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی، ماحول اور جنگلات کا تحفظ، تیل اور گیس کی تلاش، ایران اور وسطی ایشیاء سے گیس کا حصول، مکانات کی فراہمی، خواتین کی ترقی، نوجوانوں کی ترقی، مزدوروں کی فلاح، اقلیتوں کا اِحترام، سمندر پار پاکستانیوں کے مفادات کا تحفظ، کھیلوں کی ترقی، فنون اور ثقافت کی ترقی۔

۳۔ پاکستان تحریک انصاف:

اس جماعت کے منشور کے اہم نکات میں قومی احتساب بیورو کی خودمختاری اور استعدادِ کار میں اضافہ، بلدیاتی اداروں کے اختیارات میں اضافہ، پولیس کے محکمے سے سیاسی مداخلت کا خاتمہ، عدالتی اصلاحات کے ذریعے فوری انصاف کی فراہمی، خیبر پختونخوا میں ضم شدہ اضلاع کی خصوصی مالی معاونت، بلوچستان میں سیاسی مفاہمت، جنوبی پنجاب صوبے کے قیام کے لئے بھرپور کوشش، گلگت بلتستان کو سیاسی اور معاشی حقوق کی فراہمی، غربت کا خاتمہ، اقلیتوں کے آئینی حقوق کا تحفظ، قومی معاملات میں سمندر پار

NOT FOR SALE

پاکستانیوں کا کردار، ایک کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر، سیاحت کا فروغ، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی بحالی، آئی ٹی شعبے کی ترقی، ایف۔ بی۔ آر میں اصلاحات، ویلتھ فنڈ کا قیام، عوام کے لیے سرمائے کی فراہمی، سی پیک بطور گیم چینجر، توانائی کے بحران کو قابو کرنا، دیہی علاقوں کو بجلی کی فراہمی، پانی کے ضیاع کو روکنا۔ آبی تنازعات کا حل، پیداواری لاگت میں کمی، ویلیو ایڈیشن، زرعی شعبے کی اصلاح، لائیو سٹاک کے شعبے میں بہتری، دودھ میں خود کفالت، گوشت کی پیداوار بڑھانا، ماہی گیری کی صعنت کی بحالی، سکول، جامعات، ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز اور دینی مدارس میں اصلاحات، صحت کارڈ میں وسعت، نوجوانوں پر خصوصی سرمایہ کاری، 10 ارب درخت لگانا، تنازعہ کشمیر کا حل، اسلحہ کا عدم پھیلاؤ۔ قرضہ اتارنے کی کوششیں، درآمدات پر کنٹرول، برآمدات میں اضافہ، ڈیفالٹ ہونے کا خطرہ ٹالنا، مغربی سرحد پر چوکیوں کا قیام، ہمسایہ ممالک اور امریکہ سے برابری کی سطح پر تعلقات، مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنا اور فوج کے ساتھ مثالی تعلقات شامل ہیں۔

سماجی تحریک
(Social Movements)

سماجی تحریک اِجتماعی رویّوں کی ایک بڑی شکل ہے۔ سماجی تحریک زندگی میں ایک نئی ترتیب کے قیام کیلئے اِجتماعی کوشش ہے مثلاً حقوقِ نسواں کی تحریکیں اور مختلف مذہبی تحریکیں وغیرہ۔ مختلف ماہرین نے اِسکی تعریف کچھ یوں کی ہے۔

ا۔ میٹا سپنسر (Meta Spencer): "سماجی تحریک زندگی میں جدت اور نئی ترتیب لانے کیلئے اِجتماعی کوشش ہے۔"

۲۔ ہارٹن اینڈ ہنٹ (Horton and Hunt): سماجی تحریک کسی تبدیلی کی ترقی یا مزاحمت کیلئے اِجتماعی کوشش ہے۔"

۳۔ ٹرنر اینڈ کِلین (Turner and Killian) : سماجی تحریک اُن اجتماعی کوششوں کا نام ہے جن کے ذریعے موجودہ سماجی ترتیب کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ کوششیں موجود سماجی نظام میں کسی مسئلہ کو ٹھیک کرنے سے لیکر زندگی کے مکمل نئے نظام کے قیام تک ہیں۔ ڈاکٹر انور عالم کے مطابق "تبدیلی کیلئے اِجتماعی کوشش کو سماجی تحریک کہا جاتا ہے۔"

۴۔ برٹانیکا اِنسائیکلوپیڈیا کے مطابق "مشترکہ نظریہ رکھنے والے افراد کا گروہ جو کئی عمومی مقاصد حاصل کرنے کیلئے اجتماعی طور پر سرگرم ہو۔"

سماجی تحریکوں کی کئی اقسام ہوتی ہیں مثال کے طور پر سیاسی تحریکیں، ثقافتی تحریکیں، عوامی حقوق کی تحریکیں، اِصلاحی تحریکیں، مزاحمتی تحریکیں، مذہبی تحریکیں اور انقلابی سماجی تحریکیں وغیرہ۔ سماجی تحریکوں کی تشکیل میں جن اہم عوامل نے کردار ادا کیا اُن میں تعلیم، صنعتی ترقی، اِنسانی حقوق کے شعور کی بیداری، شہری زندگی، اظہارِ رائے کی آزادی، سیاسی بیداری، جمہوریت، نوآبادیاتی نظام کی مخالفت اور معاشی آزادی وغیرہ شامل ہیں۔ جدید سماجی تحریکیں تو اب جدید ٹیکنالوجی اور اِنٹرنٹ کو اِستعمال کر رہی ہیں تاکہ عالمی سطح پر لوگوں کو متحرک کیا جا سکے۔

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

پاکستان کو بطورِ اِسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست کے بنانے میں سماجی تحاریک کی اہمیت
(Importance of Social Movements to Make Pakistan an Islamic, Democratic and Welfare State)

پاکستان کو اِسلام، جمہوریت اور عوامی فلاح و بہبود کیلئے قائم کیا گیا۔ اِن مقاصد کے حصول کیلئے پاکستان کی تاریخ میں بہت ساری سماجی تحاریک نے جنم لیا اور اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ پاکستان میں سیاسی و سماجی تغیر کیلئے سول سوسائٹی کی کئی تنظیموں نے عوامی مفادات اور مطالبات کو پالیسی سازوں تک پہنچانے کی سعی کی۔ پاکستان کو صحیح اِسلامی ریاست بنانے کیلئے کئی مذہبی تحاریک نے جنم لیا۔ دستور 1956ء کو اِسلامی بنانے کیلئے علماء نے ایک تحریک شروع کی اور اُنہوں نے اپنی تجاویز کو بائیس نکات کی شکل میں پیش کیا۔ اِسی طرح ایوب خان کے دستور 1962ء میں ملک کا نام صرف جمہوریہ پاکستان رکھا گیا اور ملک میں کئی غیر اِسلامی قوانین نافذ کیئے گئے۔ اِن کے خلاف مذہبی تحریک نے جنم لیا اور ایوب خان کو مجبوراً ملک کا نام 'جمہوریہ پاکستان' کی جگہ 'اِسلامی جمہوریہ پاکستان' رکھنا پڑا۔ اِسی طرح اِس دستور میں بنیادی اِنسانی حقوق کے بارے میں بھی خاموشی تھی لیکن سماجی آواز نے دستور میں ترمیم کرنے اور بنیادی اِنسانی حقوق کو شامل کرنے پر ایوب خان کو مجبور کیا۔

اِن تنظیموں نے بیس کروڑ سے زائد عوام کی آواز حکومتی ایوانوں تک نہ صرف پہنچائی بلکہ اکثر مطالبات منوائے۔ اِن تنظیموں میں ٹریڈ یونین، وکلاء کی تنظیمیں، اساتذہ کی تنظیمیں، دہقانوں کی تنظیمیں، خواتین اور بچوں کے حقوق کی تنظیمیں، صحافیوں کی تنظیمیں، طلبہ تنظیمیں اور خیراتی و فلاحی اِدارے وغیرہ شامل ہیں۔ اِن تنظیموں نے باقاعدہ تحریکوں کی شکل اِختیار کی اور ملک کو صحیح معنوں میں جمہوری اور فلاحی ریاست بنانے میں فعال اور فیصلہ کُن کردار ادا کیا۔ خواتین کی تنظیموں اور تحریکوں نے حکومتوں کو آئینی اِصلاحات پر مجبور کیا اور آج پاکستان کے ایوانوں میں خواتین کو بھرپور نمائندگی حاصل ہے۔ یہ تحاریک قانون ساز اِداروں کو اِسلامی، جمہوری اور فلاحی قانون سازی پر مجبور کرتی ہیں۔ اِسلئے پاکستان میں شرعی قوانین، بچوں اور خواتین کے حقوق کے قوانین، اقلیتوں کے قوانین اور ماحولیات کے تحفظ کے قوانین وغیرہ بنائے گئے ہیں۔ فلاحی مقاصد حاصل کرنے کیلئے پاکستان میں کئی تحریکیں شروع کی گئی ہیں مثال کے طور پر انصار برنی ٹرسٹ، عبدالستار ایدھی ٹرسٹ، شہزاد

رائے زندگی ٹرسٹ اور ابرار الحق سہارا ٹرسٹ وغیرہ۔

پاکستان میں خواتین کی سماجی تحریک نے اہم کردار ادا کیا۔ خواتین کی موجودہ تحریک کی جڑیں پاکستان وومن ایکشن فورم (WAF) میں ہیں۔ یہ خواتین اور خواتین کے اِداروں کے ایک غیر رسمی اِتحاد کا نام ہے۔ اسی فورم نے خواتین کے کئی مسائل پر آواز بلند کی۔ مثال کے طور پر خواتین کے ساتھ ظلم کے خلاف آواز اور آگہی پیدا کرنا اور خواتین کو قانونی مدد اور دیگر خدمات کی مفت فراہمی وغیرہ۔ انہی چیزوں نے خواتین کی سماجی تحریک کو سہارا دیا اور 1981ء کے بعد پاکستان میں یہ تحریک موثر طور پر سرگرم ہے کہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک اِسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست بنانے میں مدد دے۔ اِن کے اہم مسائل میں قانونی حقوق، تشدد اور سیاسی نمائندگی وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان موجودہ عالمی مسائل کی وجہ سے اِنتہاپسندی کا شکار ہے اور انتہاپسندانہ رُجحانات فروغ پا رہے ہیں۔ یہ مسئلہ پاکستان کی اِسلامی، جمہوری اور فلاحی ساکھ کے خلاف ہے۔ پاکستان میں انتہاپسندانہ سوچ کی مزاحمت کیلئے "خودی" کے نام سے ایک سماجی تحریک شروع کی گئی ہے جو نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ یہ تحریک انتہاپسندی کو جڑوں سے اُکھاڑنے کیلئے جمہوری ثقافت کی ترقی اور صحت مند بحث ومباحثے کی وکالت کر رہی ہے۔

2007ء میں پاکستان میں وکلاء تحریک نے عالمی شہرت حاصل کی۔ یہ ایک ایسی عوامی احتجاجی تحریک تھی جو جنرل پرویز مشرف کے 9 مارچ 2007ء کے آمرانہ فیصلے کے ردِّعمل میں شروع ہوئی۔ اِس آمرانہ فیصلے کی روشنی میں پاکستان کے چیف جسٹس کو اِسلئے اپنے عہدے سے ہٹایا گیا تھا کہ وہ ایک آمر کے غیر جمہوری احکامات اور طرزِ عمل کے سامنے جھکنے سے انکار کر رہا تھا۔ پاکستان سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن نے جنرل مشرف کے اِس اقدام کو عدلیہ کی آزادی پر حملے سے تعبیر کیا۔ اِس تحریک کی وجہ سے اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کو بحال کیا گیا اور آج پاکستان میں عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہے۔ آزاد عدلیہ ہی جمہوری وفلاحی نظام کے قیام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

افغانستان سے پاکستان کے شمال مغربی علاقوں میں داخل ہونے والی جنگ نے ملک میں افراتفری اور خوف کی حالت پیدا کی۔ اِس کے ردِّعمل میں پاکستان میں ڈاکٹروں، وکلاء، ماہرینِ تعمیرات اور دیگر تعلیم یافتہ پیشہ ور افراد نے پاکستانیوں میں حب الوطنی اُجاگر کرنے کیلئے 13 مئی 2009ء کو "نوجوانوں کی قومی پرچم تحریک" شروع کی۔ اِس کا طریقہ کار یہ تھا کہ ہر گاڑی پر پاکستانی جھنڈے کا سٹکر ہو۔ اِس تحریک نے خوب مقبولیت حاصل کی۔ اِن تحاریک کے علاوہ پاکستان میں اِسلامی، جمہوری اور فلاحی نظام کو قائم کرنے کیلئے لاتعداد چھوٹی بڑی تحریکیں اور افراد مصروفِ عمل ہیں اور اِنکے

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

مثبت کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

سماجی تحاریک کے وجوہات
Causes of Social Movements)

پاکستان میں سماجی تحاریک کی اہم وجوہات یا اسباب درج ذیل ہیں:

ا۔ سیاسی وجوہات (Political Causes):

پاکستان کے غیر مستحکم سیاسی حالات نے سماجی تحاریک کیلئے راستہ ہموار کیا۔ پاکستان میں اکثر فوجی آمریت رہی ہے اور اِقتدار کی طوالت نے سنجیدہ لوگوں کو پریشان کیا۔ جب سیاسی سرگرمیوں پر پابندیاں رہیں تو پس منظر میں سماجی تحریکوں نے اِس خلا کو پُر کیا۔ جمہوریت کا خاتمہ بھی سماجی تحریکوں کے آغاز کا سبب بنا۔ جمہوریت کی بحالی اور ترقی کیلئے لوگ اُٹھے اور مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے تحاریک کی شکل اپنالی۔ اِن حکومتوں نے جمہوری اقدار کو پامال کیا۔ اِن حکومتوں نے ایسے اقدامات اُٹھائے جو اِسلام، جمہوریت اور فلاحی سوچ کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ اِن حکمرانوں کے خلاف زبردست تحریکیں شروع ہوئیں۔ ایوب خان کی آمریت کے خلاف تحریک، جنرل ضیاء کے خلاف تحریک برائے بحالی جمہوریت اور جنرل مشرف کے خلاف وکلاء کی تحریک وغیرہ شروع ہوئیں۔

غیر قانونی فیصلے اور عدلیہ کی آزادی پر حملے بھی زبردست سماجی تحاریک کا سبب بنے۔ جنرل مشرف نے ہنگامی حالت کا اِعلان کر کے اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کو چیف جسٹس آف پاکستان سمیت برطرف کیا۔ یہ ایک غیر قانونی اور غیر دستوری فیصلہ تھا جس نے عوام کو للکارا۔ تمام وابستگیوں سے بالاتر ہو کر پاکستان کی تاریخ میں ایک زبردست تحریک شروع کی گئی۔ وکلاء میدان میں اُترے۔ غیر سرکاری تنظیموں نے ساتھ دیا۔ صحافی بھی نکلے۔ سیاسی جماعتوں نے ساتھ دیا۔ الغرض زندگی کے ہر شعبہ سے منسلک لوگ میدان میں اُترے اور ایسی کامیاب تحریک چلائی کہ نہ صرف عدلیہ بحال اور آزاد ہوئی بلکہ آمریت کی بنیادیں بھی ہل گئیں۔ سماجی تحریکوں کی اِبتداء اور اِنکی مضبوطی میں پاکستان اور عالمی ذرائع ابلاغ نے بہت کلیدی کردار ادا

کیا۔ پاکستان کے پرائیویٹ چینلز نے عوام کا ساتھ دیا اور اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ میڈیا نے ہر میدان میں لوگوں کی بیداری میں کمال کی حد تک کردار ادا کیا۔ کسی بھی سیاسی نظام کی کامیابی کا اِنحصار سیاسی جماعتوں کے فعال کردار پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں اکثر سیاسی جماعتوں نے اپنا جائز کردار ادا نہیں کیا جو انہیں ادا کرنا چاہیئے تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سیاسی جماعتوں کی جگہ سماجی تحاریک نے سر اُٹھا کر اِس خلاء کو پُر کیا۔ بعض اوقات سیاسی حکومتوں نے غیر جمہوری روش اختیار کی اور اِس طرزِ عمل کے خلاف تحریکیں شروع ہوئیں۔

۲۔ معاشی وجوہات (Economic Causes):

پاکستان میں سماجی تحریکوں کی سرگرمی کا ایک اہم سبب معاشی وجوہات بھی ہیں۔ پاکستان میں غریب اور امیر کے درمیان فرق میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اِس کے ردِ عمل میں اشتراکی نوعیت کی تحاریک نے جنم لیا۔ صنعتی ترقی نے بھی کئی تنظیموں اور تحاریک کو جنم دیا۔ مزدوروں نے اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کی اور تحاریک کی شکل اِختیار کی۔ مختلف پیشہ ورانہ گروہوں نے گروہی مفادات کو حاصل کرنے کیلئے تنظیمیں بنائیں اور کبھی کبھار اِن تنظیموں نے مشترکہ مفادات کیلئے اِتحاد کر کے ایک بڑی تحریک کی شکل اِختیار کی۔

۳۔ مذہبی وجوہات (Religious Causes):

پاکستان میں مذہبی احیاء اور آئینی اِصلاحات کیلئے تحاریک نے سر اُٹھایا۔ مثال کے طور پر تحریکِ نظام مصطفیٰ، تحریکِ اسلامی، سنی اتحاد تحریک، تحریکِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور تبلیغی تحریک وغیرہ۔ حال ہی میں مذہبی جماعتوں، مذہبی تنظیموں اور علماء نے دفاعِ پاکستان کونسل کے نام سے ایک تحریک شروع کی ہے۔

۴۔ دیگر وجوہات (Other Causes):

سماجی تحریکوں کے کئی متفرقہ اسباب بھی ہیں مثلاً نسلی، لسانی اور اِنسانی حقوق وغیرہ۔ کئی نسلی و لسانی گروہ محرومیت کی بناء پر سماجی تحاریک شروع کرتے ہیں اور ملکی پالیسی سازی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اِنسانی حقوق خاص طور پر حقوقِ نسواں کے حوالے سے ملک میں خواتین کی تحریک نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ میڈیا، نصاب، صنعتی اِنقلاب اور جدیدیت وغیرہ نے سیاسی شعور اُجاگر کیا اور بیداری پیدا ہوئی۔ لوگ اپنے آباواجداد کے برعکس قومی زندگی میں شرکت کرنے لگے۔ لوگوں کو کئی چیزوں کا اندازہ ہوا اور اِس طرح سماجی تحاریک بھی شروع ہوئیں۔ ترقی یافتہ دُنیا میں غیر سرکاری تنظیموں، سول سوسائٹی،

فشاری و مفاداتی گروہوں اور دیگر انسانی گروہی سرگرمیوں نے پاکستانی عوام کو بیدار کیا اور اِسکی وجہ سے یہاں بھی سماجی تحریکوں کا آغاز ہوا۔

مقامی سطح پر امن کے فروغ کے طریقے
(Ways of Promoting Peace at Local Level)

علاقائی یا مقامی برادری میں امن کے فروغ کیلئے کئی طریقے بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ آج کی برادریاں روایتی برادریاں نہیں رہیں۔ کئی عوامل کی وجہ سے ہر جگہ سماجی تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ اِنسانی رویّوں میں تبدیلی محسوس کی جا رہی ہے۔ تاہم پھر بھی مقامی سطح پر امن کے قیام کیلئے ایک طریقہ انجمن سازی کا ہے۔ اہلِ علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ برادری میں موجود نفرتوں اور تصادم کے خاتمہ کیلئے انجمن بنائی جائیں جہاں کئی لوگ رضا کارانہ طور پر رضائے الٰہی کیلئے سرگرم عمل ہو۔ بزرگ لوگ جرگے بنا کر امن کیلئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ حکومتی اِداروں سے تعاون کیا جاسکتا ہے۔ شعور اُجاگر کرنے کیلئے متعدد اِقدامات اُٹھائے جاسکتے ہیں۔ یہی انجمنیں کھیل کود کا اِہتمام کرسکتی ہیں اور دیگر صحت مند تفریحی سرگرمیاں شروع کی جاسکتی ہیں جہاں لوگ فرصت کے لمحات گزار سکیں اور اُن کی فکر تخریبی کی بجائے تعمیری رہے۔

بدامنی میں سب سے زیادہ اہم کردار جہالت اور ناخواندگی کا ہوتا ہے۔ تعلیم یافتہ معاشروں میں امن رہتا ہے اور جاہل معاشروں میں بدامنی۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ مقامی سطح پر تعلیم کی فروغ کیلئے کوششیں کی جائیں۔ اِجتماعی طور پر لوگوں کو اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیمی اِداروں میں بھیجنے پر قائل کیا جاسکتا ہے۔ اگر چند پڑھے لکھے لوگ ایک عزم اور ولولے کیساتھ مہم چلائیں تو علاقے کی حالت بدلی جاسکتی ہے۔ فارغ لمحات میں مفت ٹیوشن کا اِنتظام کیا جاسکتا ہے۔ والدین کو مختلف طریقوں سے ترغیب دی جاسکتی ہے۔ غریب قابل طالب علموں کی مالی اعانت کی جاسکتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ لوگوں کو بدامنی کے نقائص اور امن کے فوائد کے بارے میں واقفیت دی جائے۔ عدم تشدد کا پرچار کرنا بہت ضروری ہے اِس مقصد کیلئے برادری کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو دنیا کے ان بڑے لوگوں کے افکار اپنانے چاہیے جنہوں نے عدم تشدد کے ذریعے معاشرے کی خدمت کی۔ آج کے جدید دور میں عدم تشدد کا پرچار یقیناً آسان ہے۔ معاشرہ میں لوگوں کو برداشت، قبولیت اور رواداری کا درس دینا ہوگا۔ اِس کیلئے سیاسی جماعتیں، میڈیا، مسجد اور علماء، تعلیمی اِدارے اور دیگر سماجی اِدارے بھرپور کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ہر فرد کو کشادہ دلی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور دلیل کے ساتھ دوسرے کو قائل کرنا ہوگا نہ کہ جبر و قوت سے۔ بندوق سے مسائل کبھی حل نہیں

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

ہوتے اور ہر جنگ کے بعد بات چیت کرنی پڑتی ہے۔ مسائل جوش سے نہیں ہوش سے حل ہوتے ہیں۔ ہوش کیلئے دماغ کا اِستعمال کرنا پڑتا ہے۔ ایک اور اہم طریقہ حقوق وفرائض سے واقفیت ہے۔ بدامنی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب لوگ اپنے اور دوسروں کے حقوق میں فرق نہیں کر سکتے۔ پھر اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ لوگ حقوق کی بات تو کرتے ہیں لیکن اپنے فرائض سے روگردانی کرتے ہیں۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ لوگوں کو نہ صرف حقوق وفرائض سے واقف بنایا جائے بلکہ حقوق وفرائض میں توازن بھی پیدا ہو۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امن کا اِرادہ اور عزم ہو اور ایک دیرپا حکمت عملی ہو۔ اگر کسی برادری میں اکثر لوگ یہ اِرادہ کریں کہ اپنے ماحول اور برادری کو بدامنی کی تاریکیوں سے نکالنا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہاں امن کے چراغ روشن نہ ہوں۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے:

ا۔ سیاسی جماعتیں عوامی خواہشات اور۔۔۔۔۔۔۔کی ترجمان ہوتی ہیں۔

۲۔ ووٹ ہمیشہ کسی جماعت کے۔۔۔۔۔۔۔یا پروگرام کو دیکھ کر دینا چاہیئے۔

۳۔ جدید سماجی تحریکیں تو اب جدید ٹیکنالوجی اور۔۔۔۔۔۔۔کو اِستعمال کر رہے ہیں۔

۴۔ آزاد عدلیہ ہی۔۔۔۔۔۔۔و فلاحی نظام کے قیام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

۵۔ لوگ حقوق کی بات تو کرتے ہیں لیکن اپنے۔۔۔۔۔۔۔سے روگردانی کرتے ہیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے لیے موزوں جواب یعنی ا، ب، ج یا د منتخب کرکے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانے میں لکھیں۔

ا۔ جولائی 1972ء میں۔۔۔۔۔۔۔کے مقام پر بھارت اور پاکستان کے درمیان امن کا معاہدہ ہوا۔

(ا) شملہ (ب) بمبئی (ج) آگرہ (د) دہلی ☐

۲۔ کراچی سٹیل ملز میں توسیع کیلئے۔۔۔۔۔۔۔نے ایک بلین ڈالر فراہم کئے۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

(ا) چین (ب) ایران (ج) منگولیا (د) روس ☐

۳۔ مسلم لیگ کی حکومت نے پہلی بار سٹیٹ بینک آف پاکستان کو۔۔۔۔۔۔۔دی۔

(ا) چھٹی (ب) رقم (ج) خودمختاری (د) سزا ☐

۴۔ میڈیا نے ہر میدان میں لوگوں کی۔۔۔۔۔۔۔میں کمال کی حد تک کردار ادا کیا۔

(ا) بیداری (ب) دل آزاری (ج) بدحالی (د) مشکلات ☐

۵۔ معاشرہ میں لوگوں کو برداشت،۔۔۔۔۔۔۔اور رواداری کا درس دینا ہوگا۔

(ا) بیداری (ب) محنت (ج) قبولیت (د) ہمت ☐

3۔ صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

ا۔ سیاسی جماعتوں کے دساتیر اور ملکی دستور میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔ صحیح۔غلط

۲۔ یہ دیکھنا ضروری نہیں کہ سیاسی جماعتوں نے اکثر وعدوں پر عمل کیا یا نہیں۔ صحیح۔غلط

۳۔ مستحکم سیاسی نظام کیلئے حزبِ اِختلاف زہرِ قاتل سے کم نہیں۔ صحیح۔غلط

۴۔ سیاسی جماعتیں اور سماجی تحاریک ایک چیز کے دو نام ہیں۔ صحیح۔غلط

۵۔ صنعتی ترقی نے کئی تنظیموں اور تحاریک کو جنم دیا۔ صحیح۔غلط

۶۔ پاکستان موجودہ عالمی مسائل کی وجہ سے اِنتہاپسندی کا شکار ہے۔ صحیح۔غلط

۷۔ مسائل ہمیشہ بندوق سے حل ہوتے ہیں۔ صحیح۔غلط

۴۔ کالم ملائیں:

کالم-الف	کالم-ب
سیاسی	نفسیات
عوامی	تغیر
ہنگامی	آمریت
حقوق	شعور
سماجی	پسندی
فوجی	ثقافت
جمہوری	وفرائض
اِنتہا	حالات

5۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

۱۔ سیاسی جماعت کی تعریف کریں۔

۲۔ ووٹ کس بنیاد پر دینا چاہیئے؟

۳۔ فوجی آمریت سے کیا مراد ہے؟

۴۔ سماجی تحریک کی تعریف کریں۔

۵۔ سماجی تحریکوں کے چند اقسام بیان کریں۔

6۔ درج ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے تحریر کریں:

۱۔ پاکستان میں جمہوریت کے اِستحکام میں سیاسی جماعتوں کا کردار بیان کیجئے۔

۲۔ کسی ایک سیاسی جماعت کے حکومت کا اُسکے منشور کی روشنی میں جائزہ لیں۔

۳۔ سیاسی جماعتوں کی ساخت اور تنظیم پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

۴۔ پاکستان کو بطور اِسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست بنانے میں سماجی تحاریک کی اہمیت واضح کیجئے۔

۵۔ وہ عوامل بیان کریں جو سماجی تحاریک کے آغاز کا سبب بنے۔

۶۔ مقامی سطح پر امن کے فروغ کیلئے تجاویز پیش کریں۔

عملی سرگرمیاں:

۱۔ اسی باب میں کوئز کا اِہتمام کریں۔

۲۔ پاکستان میں سیاسی جماعتوں کے فوائد و نقائص پر تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

۳۔ کلاس میں گروپ بنا کر مختلف سیاسی جماعتوں کے منشور کے اہم نکات پر مشتمل چارٹ بنائیں۔

NOT FOR SALE